شب برأت سپلیمنٹ

روزنامہ سیاست حیدرآباد

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ
اتوار ۲۲ مئی ۲۰۱۶ء

طاعت کا رمز، راز بشارت ہے شب برات
اے عاصیو! نوید شفاعت ہے شب برات

روشن ہے نور صدق سے اس کا وجود پاک
لاریب فیہ شمع ہدایت ہے شب برات

بخشش کی رفعتوں سے ہوئے سرفراز سب
مولی کے پاس قابل عظمت ہے شب برات

میں کیا بتاؤں حکمتیں اس میں ہیں کیا عقیلؔ
سرمایہ محبت و رحمت ہے شب برات

مولانا حبیب عبدالرحمٰن بن حامد الحامد

کرم کی آنکھ نہیں دیکھتی لباسوں کو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل ماہ شعبان المقدس میں یہ ہوا کرتا کہ آپ مسلسل روزے رکھا کرتے۔ حضرت بی بی عائشہ صدیقہؓ اور بی بی ام سلمٰی کی روایتیں ہیں کہ ہم سمجھتے کہ اب حضور روزے نہیں چھوڑیں گے۔ مگر آپ اس کو ختم کردیتے۔ اس ماہ مبارک میں زیادہ روزے رکھنے پر بی بی محترمہ عائشہ صدیقہؓ نے سوال کیا: ''اے اللہ کے رسول! آپ اس قدر زیادہ روزے کیوں رکھتے ہیں؟''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا میں اللہ کا مقرب بندہ نہ بنوں''۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ وہ ماہ مبارک ہے جس میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ جس دن میرا نامۂ اعمال اللہ کے حضور پیش کیا جائے میں روزے سے رہوں''۔ یعنی رمضان المبارک کے فرض روزوں کے بعد حضورؐ سب سے زیادہ روزے ماہ شعبان المعظم میں رکھتے تھے۔

حضور اکرم نے فرمایا۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک میری اُمت کا مہینہ ہے۔

یہ وہ ماہِ مبارک ہے جس میں اللہ تعالیٰ قضا وقدر کے فیصلے فرماتا ہے۔ بندۂ مومن تین مرتبہ یٰسں پڑھ کر دعائیں کرتا ہے جسے دعاء شعبانی کہتے ہیں۔ اس میں وہ بارگاہ رب العزت میں یہی التجا کرتا ہے کہ اے اللہ اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے بھٹکا ہوا، لکھ دیا ہو تو اے میرے پروردگار اپنی رحمت کاملہ سے اس کو دور فرما۔ مجھے محروم نہ رکھ۔

یہ رات جسے ہم شب برأت کہتے ہیں۔ دراصل دعاؤں کی رات ہے۔ اپنے مولیٰ کو منانے کی رات ہے۔ اس میں جتنی عبادت خشوع وخضوع سے کرسکتے ہوں کریں اور رمضان المبارک کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرلیں۔

براءت کے معنی چھٹکارا، یعنی اپنے گناہوں سے چھٹکارا پانا ہے۔ جانے انجانے میں بندۂ مومن سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو توبہ کرے، توبہ کے معنی پلٹنے کے ہیں۔ اس بات کا اقرار کرنا کہ آئندہ پھر یہ کام جو مجھ سے سرزد ہوا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم وکرم سے اسے معاف فرمادیتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی بندے ہیں جو گناہوں میں بہت زیادہ ملوث ہوجاتے ہیں جیسے جادوگر، کاہن، شرابی، مشرک، ماں باپ کا نافرمان، رشتوں کو توڑنے والا، جواری، زانی، ان سب کی دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ سچے دل سے توبہ نہ کرلیں۔ سچے دل سے توبہ کرلیں تو اس کی رحمت سے اُمید ہے کہ اگر گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذروں کے برابر ہوں اللہ معاف فرمادے گا۔

اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ کو اس کا گڑگڑانا پسند آجاتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کسی بندۂ مومن کی دعا اللہ رد نہیں کرتا، اس کو قبول کرتے ہوئے اس کا اجر دیدیتا ہے یا روز قیامت کیلئے محفوظ کردیتا ہے۔ بندۂ مومن اپنی ان دعاؤں کو جو دنیا میں کیا لیکن قبول نہیں ہوئیں اور آج اس کا اجرو ثواب مل رہا ہے تو تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی!۔

دعاؤں کی قبولیت کا وقت بھی بتلایا گیا کہ موسم برسات کی پہلی بارش ہورہی ہو، بندہ مومن دعا کرے تو اللہ اس کو قبولیت بخشتا ہے۔ یوم جمعہ، نماز جمعہ کے بعد نماز مغرب تک بندے کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ رات کے آخری پہر جب آپ تہجد کیلئے اُٹھیں تو اللہ آپ کی دعا قبول کرتا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے: باپ کی دعا اولاد کیلئے کی جائے تو اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے، اسی طرح جس طرح نبی کی دعا اُمت کیلئے قبول فرماتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ اولاد جن کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہو، ان کی خدمت کرے اور جنت کا حقدار بن جائے۔

باپ جنت کا صدر دروازہ ہے۔ جس نے باپ کو راضی کیا، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں جاسکتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بیٹا اپنی ماں پر ایک ہنستی ہوئی نگاہ ڈالے تو ایک حج کا ثواب ملے گا۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول اگر پانچ مرتبہ ہنستی ہوئی نگاہ ڈالے؟ تو حضور نے فرمایا ''پانچ حج کا ثواب پائیگا''۔ پھر صحابہ کرام نے دریافت کیا اگر کوئی پچاس مرتبہ ڈالے تو فرمایا کہ پچاس حج کا ثواب ملے گا۔ اللہ کے پاس حسنات کے دینے میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک چڑیا سمندر سے اڑتے ہوئے اگر سمندر سے اپنی چونچ میں کچھ پانی لے لے تو سمندر میں کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح حسنات کے دینے میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمارا کام ہے کہ اس رات اللہ کو راضی کرلیں تو دین اور دنیا کی نعمتوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ سرفراز کردے گا۔

اس رات کو دوسرے خرافات سے ضائع نہ کریں۔ کھیل کود، باجے پٹاخے وغیرہ سے اجتناب اور چغلی سے احتیاط کریں تو انشاء اللہ ہم اس رات کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوسکتے ہیں۔

یہ رات بارگاہ رب العزت میں دعائیں کرنے کی رات ہے اور اللہ کی ذات سے کامل اُمید رکھتے ہوئے سچے دل سے توبہ کے ساتھ دعائیں کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کی دعائیں قبول نہیں کرتا جس کے پیٹ میں حرام روزی ہو یا اُس کے جسم پر حرام کپڑا ہو یا اگر وہ بے نمازی ہو تو اس کی دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہ جاتی ہے۔

بقول علامہ اقبالؔ

وہ تو مائل بہ کرم ہے کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہ رو منزل ہی نہیں

اور حضرت خواجہ شوقؔ نے کہا:

کرم کی آنکھ نہیں دیکھتی لباسوں کو
خلوص نیت سائل تلاش کرتی ہے
میں سائل ہوں مگر اے شوقؔ اُن کے در کا سائل ہوں
کرم جن کا کبھی شرمندۂ سائل نہیں ہوتا

ابوذکوان قاضی سید عزیر ہاشمی

شب براءت کی اہمیت اور فضیلت

قرآن مجید کی سورۂ دخان آیت ۱ تا ۴ میں جو بیان فرمایا گیا ہے اس کے متعلق یہ بتلایا گیا ہے کہ حضرت عکرمہ اور علماء کی ایک جماعت کے قول کے مطابق اس آیت شریفہ میں ''لیلۃ مبارکۃ'' سے مراد شب براءت یعنی ماہ شعبان کی پندرہویں رات ہے (تفسیر کبیر)۔

حضرت اسماعیل حقیؒ اپنی تفسیر روح البیان میں آیت ''فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ'' کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی اس رات میں حضرت میکائیل علیہ السلام کو رزق کے بارے میں، حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مصائب وآلام کے بارے میں اور دیگر فرشتوں کو دیگر احکام سپرد فرماتا ہے۔ (تفسیر روح البیان)۔

شب برات میں بندوں کی روزی روٹی، انکی اموات وپیدائش، لڑکیاں، لڑالیاں، زلزلے، حادثات الغرض سال بھر میں ہونے والے تمام واقعات کے احکام الگ الگ تقسیم کردیئے جاتے ہیں اور ہر کام کے فرشتوں کو ان کا کام سونپ دیا جاتا ہے جسکی وہ سال بھر تک تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر صادی)

اب شب براءت کے متعلق مزید تفصیل احادیث شریف کے ذریعہ معلوم کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے وقت ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے) اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی بخشش مانگنے والا تو میں اس کو بخشش دوں؟ ہے کوئی روزی مانگنے والا تو میں اس کو روزی عطا کروں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ (بلا میں مبتلا) تو اس کو میں عافیت ونجات دوں؟ ہے کوئی فلاں فلاں حاجت طلب کرنے والا تو اس کی حاجت پوری کروں۔ حق تعالیٰ کی جانب سے اس قسم کی ندائیں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدتنا بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ائے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اس رات (پندرہویں شعبان) میں کیا ہوتا ہے؟ بی بی عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا جو بچہ اس سال تولد ہونے والا ہے وہ اسی رات میں لکھا جاتا ہے اور سال بھر اولاد آدم سے جو ہلاک ہونے والا ہے اس کا نام بھی لکھا جاتا ہے اور اسی رات میں ان کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات ان کے رزق نازل کئے جاتے ہیں۔ (بیہقی، مشکوۃ)۔

ام المؤمنین حضرت سیدتنا بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ پھر یکایک جنت البقیع (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں آپ پائے گئے تب آپ نے فرمایا ائے عائشہ! کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم پر زیادتی کرینگے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خیال کیا کہ شائد آپ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (پندرہ شعبان) کی پندرہویں رات کو آسمان دنیا پر نزول اجلال (تجلی) فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی تمام بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ ایسے بندوں کو بخش دیتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہوچکے ہوں۔ (ترمذی) لہذا ہم تمام امت محمدی ﷺ کو چاہیئے کہ اس رات یا قبل فجر تمام مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کریں اور اس رات چھوٹی ہوئی نمازیں ادا کریں، نوافل، دورود شریف کا ورد کثرت سے کریں۔ اور شب براءت کے موقع پر قبرستان جانا اور قبور کی زیارت کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب براءت میں مُردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازوں پر جاکر پکارتی ہیں کہ اے گھر والو! ہم پر رحم ومہربانی کرو اور کی رات ہمارے لئے کچھ صدقہ دو کیونکہ ہم لوگ ایصال ثواب کے محتاج ہیں۔ ہمارے اعمال کا دروازہ بند ہوچکا اور تمہارے اعمال ابھی جاری ہیں روحیں اپنے خویش اقارب کو کچھ ایصال ثواب کے نیک اعمال کرتے ہوئے دیکھتی ہیں تو خوشی خوشی واپس ہوتی ہیں۔ ورنہ مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں غمگین آواز سے روتی ہوئی ان کلمات کے ساتھ واپس ہوتی ہیں کہ یا اللہ! جس طرح انہوں نے ہم کو ناامید اور محروم کردیا اسی طرح تو بھی اپنی رحمت سے انہیں ناامید محروم فرمادے۔ (ایتان الارواح) لہذا ایسی متبرک رات میں یعنی شب براءت کو عبادت وریاضت میں گزارنا چاہیئے۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس رات کو جاگو اور نمازیں پڑھو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروب آفتاب ہی سے حق تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ)۔

حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پاک نقل فرمائی ہے کہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنا سر انور آسمان کی طرف اٹھائیے کہ یہ وہ رات ہے جس میں حق تعالیٰ تین سو رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے سوائے اسکے جو مشرک نہ ہو۔ مگر جادوگر اور کاہن، شرابی اور سود خوار کو اس رات میں نہیں بخشتا جب تک وہ تہہ دل سے توبہ نہ کرلیں۔ (غنیۃ الطالبین)

شب براءت کے دیگر نام بھی ہیں مثلاً ''لَیْلَةُ الرَّحْمَة'' یعنی رحمت والی رات ''لَیْلَةُ الْمُبَارَكَة'' یعنی برکت والی رات ''لَیْلَةُ الصَّک'' یعنی نجات کا پروانہ ملنے کی رات۔ اس بابرکت رات کو شفاعت کی رات بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ ایک روایت کے بموجب حضور نبی کریم ﷺ نے شعبان تیرہویں شب اپنی امت کی شفاعت کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوئی۔ پھر چودھویں شب میں آپ کی دعا پر دوتہائی امت کی بخشش کی خوشخبری ملی۔ آخر میں پندرہویں شب شعبان میں آپ نے مناجات فرمائی تو ساری امت کے حق میں آپ کی شفاعت کو شرف قبولیت حاصل ہوا سوائے خدائے عزوجل سے جو منہ موڑ کر سرکش اونٹوں کی طرح بھاگنے والے نافرمان بندہوں کے۔

نعت مبارک

نکلے دم آخر کوئی دیدار کی صورت
یارب نظر آئے، مرے سرکارؐ کی صورت

اُس کو نظر آتے ہیں دوعالم کے نظارے
جس آنکھ میں پوشیدہ ہو سرکارؐ کی صورت

یارب نہیں کچھ اور مری آنکھ کا ارماں
اک بار دکھادے شہِ ابرار کی صورت

اللہ نے اُمت کو نوازا ہے خوشی میں
جب عرش پہ دیکھی مرے سرکارؐ کی صورت

منزل سے نہ بھٹکوگے کبھی قافلے والو
نظروں میں رکھو قافلہ سالار کی صورت

ارماں ہے دُنیا کا نہ عقبیٰ کی تمنّا
ہے پیش نظر بس مرے سرکارؐ کی صورت

راہیؔ مری آنکھوں میں ہوں آنسو سرِ محشر
سُوجھی ہے یہی شرم کے اظہار کی صورت

ڈاکٹر راہیؔ

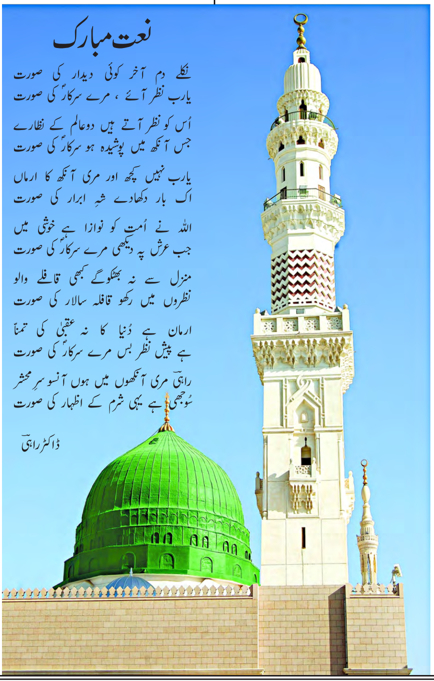

امۃ الصبیحہ

دامنِ رحمت کے طلبگار ہوجاؤ

قسم ہے واضح کتاب کی ہم نے اس میں ایک بابرکت رات نازل کیا ہے۔ ہم لوگوں کو باخبر رکھنے والے تھے۔ ہر مبنی برحکمت والا کام اس رات طے کردیا جاتا ہے۔

شعبان اسلامی آٹھواں مہینہ ہے۔ شعبان شعب وتشعب سے مشتق ہے۔ جس کے معنی تفریق اور پھیل جانے کے آتے ہیں۔ شارح بخاری حضرت بدالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعبان شعب سے مشتق ہے جو اجتماع کے معنی دیتا ہے۔ یہ مہینہ عبادت ومغفرت کا مہینہ ہے۔ یہی وہ مقدس مہینہ ہے جس کی خیر وبرکت سے گناہ گار اپنے دامن عمل کو سعادت ومغفرت اور رحمت خداوندی کے لعل وجوہر سے بھر سکتے ہیں۔ شعبان کی فضیلت کا اندازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ رجب میرا مہینہ ہے، شعبان اللہ کا مہینہ اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے تمام انبیاء کرام پر میری فضیلت اور دوسرے مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کائنات پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت۔ ایک روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے شعبان کی ۱۳ تاریخ کو اپنی اُمت کی شفاعت کی دعا فرمائی تو اس دعا کو شرف قبولیت اس طرح نصیب ہوا کہ اس دعا کو تہائی ملا پھر ۱۴ شعبان کو دعا کا اعادہ فرمایا دو تہائی ہوا۔ پھر ۱۵ شعبان کو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُمت کی مغفرت اور بخشش کے لئے وہ سب کچھ عطا ہوا جو حضور علیہ السلام نے اپنے مالک حقیقی سے مانگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا شب برأت میں آئندہ سال کی پیدائش واموات لکھ دی جاتی ہے۔ آئندہ سال کا رزق تقسیم کیا جاتا ہے اور تمام اُمور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یہ رات مغفرت وبخشش والی رات ہے۔ اس رات ہر حکمت والا معاملہ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے میں نہ پایا تو تلاش کے لئے نکلیں، تو آپ کو بقیع (مدینہ منورہ) میں پائی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک، کینہ پرور، والدین کا نافرمان، کاہن، سود کھانے والا، شرابی، چغل خور اور زانی کے۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب برأت قیام کرو، دن کو روزہ رکھو کیوں کہ اس رات اللہ تعالیٰ کی رحمت آفتاب کے غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات اپنے بندوں کو ندا دیتا ہے: ''ہے کوئی بخشش ومغفرت طلب کرنے والا میں اِسے بخش دوں''۔ ''ہے کوئی رزق میں فراخی چاہنے والا، میں اِسے رزق وافر عطا کروں''، ''ہے کوئی مصیبت زدہ اس کی مصیبت دور کروں''، ''ہے کوئی حاجت والا میں اس کی حاجت پوری کروں''۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں بہ کثرت روزہ رکھا کرتے تھے۔ استاذ محترم عمدۃ المحدثین حضرت العلامہ مولانا محمد خواجہ شریف صاحب قبلہ یہ فرمائے کہ روزہ جامع العبادات ہے اس کے رکھتے ہوئے ہم دوسری عبادات بھی بہ آسانی کرسکتے ہیں۔ اگر اس رات بندہ اپنے گناہوں پر شرمندہ اپنے آنسوؤں کے ساتھ نادم ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے دامن رحمت میں اس بندے کے آنسوؤں کو جذب کرلیتا ہے اور اس کی مغفرت وبخشش کرتا ہے۔

حضرت پیران پیر غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس رات کو شب برأت اس لئے کہا جاتا ہے اس میں دو بیزاریاں ہے۔ (۱) بدبخت لوگ اللہ تعالیٰ سے بیزار ہوتے ہیں۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے دوست گمراہی سے بیزار ہوتے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ شعبان میں جب اپنے گھر سے نکلتے تو ان کا چہرہ اس طرح نظر آتا جیسے کوئی مردہ قبر سے نکل آیا ہو۔ لوگوں نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا خدا کی قسم میری مصیبت اس شخص کی مصیبت سے کسی طرح کم نہیں جس کی کشتی دریا میں ٹوٹ جاتی ہے۔ اور فرمایا مجھ سے میرے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔ شب برات بخشش ومغفرت کی رات ہے۔ اس میں بندوں کو اپنے آقا ومالک حقیقی سے لو لگانی چاہئے اور جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔

سید شمس الدین مغربی

شب برأت عبادت ومغفرت اور فیصلے کی رات

شعبان آٹھواں قمری مہینہ ہے جس کا نام ہی خیر وبرکت کی تقسیم انعامات ربانی اور عطایا الٰہی فراوانی پر دلالت کرتا ہے۔ ماہ شعبان میں پندرہ کی رات کو خاص فضیلت بزگی وشرافت حاصل ہے اور مختلف روایات میں اس رات کے کئی نام ذکر کئے جاتے ہیں۔ (۱) لیلۃ المبارکۃ برکتوں والی رات (۲) لیلۃ الرحمۃ ...... اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کے نزول کی رات (۳) لیلۃ الصک ...... دستاویز والی رات (۴) لیلۃ البرأۃ......دوزخ سے بری ہونے کی رات

حکیم ابن کیسان رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ شعبان کی درمیانی رات میں لوگوں کے سال بھر کے اعمال اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی درمیانی رات میں جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور کہا ''یا رسول اللہ! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائیں کیوں کہ یہ برکت کی رات ہے''۔ میں نے پوچھا اس میں کیسی برکت ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ''اس رات اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے ان سب کو بخش دیتا ہے۔ مگر ساحر، کاہن، شراب پینے والے، سود خور اور زانی کو اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک کہ وہ سچے دل سے ہمیشہ کے لئے توبہ نہ کرلیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟'' انھوں نے جواب دیا ''پہلی رات سے صبح ہونے تک کھلے رہیں گے''۔ پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس رات میں دوزخ کی آگ سے اتنے بندوں کو نجات دیتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رات کا چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا (آسمان کی طرف دیکھا) تو بہشت کے سب دروازوں کو کھلا ہوا پایا۔ پہلے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا کہہ رہا تھا کہ ''جو شخص اس رات میں رکوع کرتا ہے اسے خوش خبری ہو''۔ چوتھے دروازے پر فرشتہ کہہ رہا تھا کہ ''جس نے اس رات میں ذکر کیا اسے خوش خبری ہو''۔ پانچویں دروازے پر فرشتہ کہہ رہا تھا ''جس نے اس رات میں اللہ کے خوف سے زاری کی ہو اسے خوش خبری ہو۔ چھٹے دروازے پر فرشتہ کہہ رہا تھا ''اس رات میں تمام مسلمانوں کو خوشخبری ہو'' ساتویں دروازے پر فرشتہ کہہ رہا تھا کہ ''اگر کسی کو کوئی سوال کرنا ہے تو کرے اس کا سوال پورا کیا جائے گا''۔ آٹھویں دروازے پر فرشتہ کہہ رہا تھا کہ ''کوئی ہے جو بخشش کی درخواست کرے اور اس کی درخواست قبول کی جائے گی''۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ ماہ شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے کیوں رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: شعبان سے شعبان تک کے مرنے ولوں کی اجل لکھی جاتی ہے تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میری اجل لکھی جائے تو میں اُس وقت روزے سے رہوں۔

شب برأت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی شب بیداری کی، دوسروں کو بھی شب بیداری کا حکم دیا اور نہ صرف حکم دیا بلکہ جاگنے کی فضیلت بھی بتلائی۔

مولانا قاری محمد مبشر احمد رضوی القادری

شب برأت اور اُس کے فیوض وبرکات

قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں، اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (سورہ دخان)

اس رات سے مراد شب براءت ہے، جس میں پورا قرآن عظیم لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اتارا گیا، پھر وہاں سے ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت پر نازل ہوا۔ اس رات میں سال بھر کے رزق، عزت وذلت، موت وحیات غرضیکہ تمام انتظامی امور، لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کرکے ہر صحیفہ کو اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے۔ چوں کہ شب براءت میں خیر وبرکت نازل ہوتی ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس لئے اس کو شب مبارکہ بھی کہا جاتا ہے۔

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ حضور سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طائر سدرہ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام میری خدمت میں شعبان کی پندرہویں شب یعنی لیلۃ البراءت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یا رسول اللہ! آپ اپنا سر انور آسمان کی جانب اٹھائیے، پھر کہا کہ یہ وہ مبارک رات ہے۔ مولی عزوجل اس میں اپنی رحمت کے تین سو دروازوں کو کھول دیتا ہے اور تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے۔ بدمذہب، مشرک، جادوگر، زانی، شرابی، خدا کی بخشش سے محروم رہتے ہیں، ہاں اگر جنھوں نے اپنی بداعمالی اور بداعتقادی سے صدق دلی سے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول کرنے والا غفور رحیم ہے''۔

سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس شب آسمان اول کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔

مولائے کائنات حضرت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ حضور پرنور شافع یوم النشور سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ رب تبارک وتعالی غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر نداء فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی مبتلائے مصیبت کہ میں اسے عافیت دوں، ہے کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کے لئے رزق کے دروازوں کو کھول دوں، اس طرح صدائے باری طلوع آفتاب تک جاری رہتی ہے۔ بندہ مؤمن پر لازم ہے کہ وہ عنایات ربانی سے کماحقہ استفادہ کرے۔

بموجب حدیث شریف ماہ شعبان المعظم میں سرکار ابد قرار محمد ذی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس ماہ کریم میں بندوں کے اعمال بارگاہ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میری تمنا یہی ہے کہ میرے اعمال بھی روزہ کی حالت میں دربار احدیت میں پیش ہوں۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب براءت میں جنت البقیع (مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان جہاں اہل بیت اطہار کے علاوہ ہزاروں صحابہ اور صحابیات آرام فرما ہیں) تشریف لے گئے اور تمام اہل قبور کے لئے مغفرت کی دعاء فرمائی اور واپس ہوکر عبادت الٰہی میں مصروف ہوگئے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تمھیں اجازت دیتا ہوں کہ تم قبروں کی زیارت کرو۔ (مسلم شریف)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بیزار کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کی زیارت فرمائی۔ (مسلم شریف)

حضرت عباد بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے، آپ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین حضرات ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اسی سنت رسول پر عمل کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ اس کو پہچان لیتا ہے، اگر وہ اس کو سلام کرے تو سلام کا جواب دیتا ہے اور جب تک اس کے پاس بیٹھا رہے تو اس کا دل بہلتا ہے۔ احادیث شریفہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مردہ اپنے پاس آنے والوں کو دیکھتا ہے اور پہچان بھی لیتا ہے۔ چوں کہ زیارت قبور صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو قبرستان جانا اور قبروں کی زیارت کرنا شرعاً ممنوع ہے، اس لئے کہ وہ جزع و فزع (بے صبری اور گھبراہٹ کے ساتھ اظہار غم کرنا) کرتی ہیں۔ حضرت صدر الشریعہ مولانا حکیم امجد علی صاحب قبلہ قادری برکاتی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف لطیف بہار شریعت جلد چہارم میں رقمطراز ہیں کہ ''اسلم (محتاط رویہ) یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً (جواں ہوں یا بوڑھی) زیارت قبور سے اجتناب کریں''۔

ڈاکٹر حافظ محمد صابر پاشاہ قادری

شب برأت انعاماتِ ربانی سے لبریز

شب برأت: یہ برکتوں والی رات ہے جس میں بندگان خدا کو بخشش کا مژدۂ جانفزا ملتا ہے۔ اس رات کا ذکر آیۂ قرآن کریمہ: حٰم قسم ہے اس واضح کتاب (قرآن) عزیز کی، کہ بلاشبہ ہم نے اس کو (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) ایک برکت والی رات میں اُتارا ہے۔ ہم آگاہ کرنے والے ہیں (سورہ دخان) مفسرین کے پاس ''لیلۃ مبارکۃ'' سے مراد شعبان المعظم کی پندرہویں شب ہے جسے ''لیلۃ البرأۃ'' کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے کہ شب قدر میں پہلی مرتبہ حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس قرآن عزیز کی چند آیتیں لے کر آئے یا یہ کہ شب قدر میں پورا قرآن عزیز لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اُتارا گیا پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ (ترجمہ): اور اس رات (شب برأت) میں ہر حکمت والا معاملہ ہمارے ہاں سے حکم ہوکر طے کیا جاتا ہے۔ اس متبرک ومبارک رات کی یہ خصوصیت ہے کہ انسانوں کے معاملات یعنی پیدائش، موت اور رزق وغیرہ کے متعلق سال بھر میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے اس کے بارے میں ہر حکمت اور اٹل فیصلے بارگاہِ خداوندی تعالیٰ سے متعلقہ فرشتوں کے سپرد (حوالے) کردیئے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ شعبان المعظم کی پندرہویں رات میں خدائے ذوالجلال آسمان دنیا پر نزل اجلال فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے سال بھر کے اعمال پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد احکم الحاکمین اپنی شفقت سے بندوں کو پیارے خطاب سے فرماتا ہے: خبردار: ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں۔ خبردار: ہے کہ کوئی رزق مانگنے والا میں اس کو رزق دوں۔ خبردار: ہے کوئی کسی مصیبت میں گرفتار کہ میں اس کو معافی عطا کروں۔ خبردار: ہے کوئی ایسا تک کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ فاتح خیبر امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کے مطابق حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: جب شعبان المعظم کی پندرہویں رات ہوتو جاگا کرو۔ اور اس کے دن میں روزہ رکھا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس رات مسلمانوں کی ارواح اپنے گھروں کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اپنے ورثاء سے کہتی ہیں ''ہے کوئی جو ہمیں یاد کرے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے پرہیزگار اور مومن ومتقی بندے بیداری کی اس رات میں کثرت سے عبادت کرتے ہیں اور شافع یوم الحساب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ فرزند توحید کا یہ عقیدہ ہے کہ اس رات کو جو مسلمان اپنے خدا سے روزی طلب کرتا ہے اس کو حصول رزق میں آسانی ہوتی ہیں جو قیامت کے دن مغفرت کا طلبگار ہے (اگر وہ آئندہ نیک اعمال پر قائم رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں اور جو دنیا کی بلاؤں سے چھٹکارا پانے کی درخواست کرتا ہے اس کو بھی علم وعمل وخوشحالی اور ایمان وامان اور صحت سے نوازا جاتا ہے۔